49028 ـ بچوں كے احرام كے متعلق سوال

سوال

اگر ميں نے اپنے چھوٹے بچے كو احرام باندھا اور بعد ہميں رش جيسی مشكلات كا سامنا كرنا پڑا جس كا مشاہدہ حج ميں عام طور پر كيا جاتا ہے، تو كيا ہم بچے كو احرام باندھنے كے بعد اسے فسخ كر سكتے ہيں، اور ايسا كرنے كى صورت ميں ہم پر كيا لازم آئے گا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

چھوٹے بچے كے حج كى مشروعيت كا بيان ہو چكا ہے، اور يہ كہ اس كا يہ حج فرضى نہيں ہو گا، اور بچے كا ولى اس سلسلے ميں كيا كرے اس كا بھى بيان ہو چكا اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ مندرجہ ذيل سوالات كے جوابات ضرور ديكھيں:

(13636) اور (36862) اور (14621).

اور اس كے ساتھ ساتھ بچے كے ولى اور سربراہ كو ان حالات كا بھى خيال كرنا چاہيے جس ميں وہ بچے كو احرام باندھنا چاہتا ہے؛ اگر تو وقت ايسا ہو جس ميں احرام بچے كے ليے كوئى مشقت نہ ہو يعنى رش كى بنا پر اسے مشقت نہ ہو تو اسے بچے كو احرام باندھنا چاہيے، اور اگر حج ميں يا رمضان ميں عمره كے وقت رش اور ازدھام يا ولى كے ضعف و ناتوانى وغيره كى بنا پر احرام بچے كے ليے مشقت كا باعث ہو تو اس كےحق ميں بہتر يہى ہے كہ وہ اسے احرام نہ باندھے؛ كيونكہ ہو سكتا ہے يہ اسے صحيح طرح مناسك ادا نہ كرنے دے، جو كہ ايك مطلوب ہے.

ديكھيں: الشرح الممتع (7 / 24).

ليكن بہت سے لوگ ان مشكلات اور صعوبتوں كا بہتر اندازہ نہيں لگا سكتے، يا پھر ان كے گمان پر يہ غالب ہو جاتا ہے كہ وہ ان صعوبتوں اور مشكلات كو برداشت كر ليں گے، ليكن معاملہ ان كے اندازے كے برعكس نكلتا ہے، اور بعض اوقات تو بچہ خود بھى احرام ميں رہنے كا متحمل نہيں ہو سكتا اور بچے كے سربراہ اور ولى كے ليے بچے كو احرام ميں باقى ركھنا مشقت كا باعث بن جاتا ہے، تو اس حالت ميں حكم كيا ہو گا ؟

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

مشہور مذہب (یعنی حنبلی مذہب میں) یہ ہے کہ اسے احرام پورا کرنے کا التزام کرنا ہو گا؛ کیونکہ حج اور عمرہ کو مکمل کرنا واجب ہے.

اور دوسرا قول جو کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا مذہب ہے، کہ پورا کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ بچہ مکلف نہیں ہے، اور نہ ہی اس پر واجبات لازم ہیں.

اور یہی قول اقرب الی الصواب ہے، جو کہ ظاہر ہے، اور اسی کی طرف صاحب الفروع (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد ابن مفلح) مائل ہیں.

اس بنا پر وہ احرام کھول کر حلال ہو جائے اور اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا، اور حقیقت میں یہ لوگوں کے لیے زیادہ نرمی کا باعث ہے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے بچے کے ولی کا خیال ہو کہ بچے کو احرام باندھنا آسان ہے، اور پھر اس کی توقع کے برعکس معاملہ پیدا ہو تو مسئلہ مشکل ہو جائے، اور لوگوں میں آج یہ بہت ہو رہا ہے.

اور اگر ہم اقرب الی الصواب والے قول کو صحیح علت کی بنا پر لیں تو ہم سے یہ مشکل زائل ہو جاتی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (7 / 25) اور الفتاوی (22 / 148) بھی دیکھیں.

واللہ اعلم .